علم ودعوت کے تعلق سے پاکستانی بھائیوں کو نصیحت

فضیلۃ الشیخ محمد بن غالب العمری حفظہ اللہ

(تلمیذ المشایخ مقبل بن ہادی، ربیع المدخلی، عبدالمسحن العباد، عبید الجابری، عبداللہ البخاری)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: رمضان 2017ع دبئی علمی دورے میں خصوصی نشست (پہلی مجلس)۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العالمين وصلي الله وسلم وبارك على عبده ورسوله نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا۔

حقیقت یہ ہے کہ مجھے آپ لوگوں سے ملاقات کرکے بہت خوشی ہوئی ہے، اور اس سے پہلے کہ ہم آپ سے بالمشافہ ملیں ہمیں آپ کے آنے سے پہلے بھی آپ کی خوش آئند خبریں ملتی رہی تھیں الحمدللہ۔ اور اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ ہمیں اور آپ کو اس دین پر استقامت عطاء فرمائے، اور ہمیں اسلام وسنت پر موت دے، آمین۔

بھائیوں آپ ضرور دعوت الی اللہ کی اہمیت سے آگاہ ہوں گے، اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾

(آل عمران: 110)

(تم سب سے بہتر امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو)

اور أمر بالمعروف والنهي عن المنكر (نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا) دعوت الی اللہ میں سے ہے۔

اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ دعوت الی اللہ کی اہمیت اس سے بھی آشکارا ہوتی ہے کہ یہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کا مشن رہا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عظیم کام کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (النحل: 125)

(اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ، اور ان سے اس طریقے کے ساتھ بحث وجدال کرو جو سب

سے اچھا ہو)

اللہ تعالی کی کسی بندے پر نعمت اور فضل و کرم میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اسے دعوت الی اللہ کے کام پر لگادے اور اسے اپنی اطاعت کے لیے استعمال فرمائے۔ اور اللہ کی اطاعتوں میں سے افضل ترین یہی دعوت الی اللہ ہے[1]۔ اسی لیے اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾(التوبۃ:122)

(سو ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے، تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈرائیں، جب ان کی طرف واپس جائیں، تاکہ وہ بچ جائیں)

یعنی بس ایک گروہ جسے اللہ تعالی نے چن لیا اس شرعی علم کے بار کو اٹھانے کے لیے کہ وہ اللہ کے دین کی تبلیغ کے لیے جاتے ہیں، یہ ایک عظیم نعمت ہے۔

لیکن دعوت پر کلام کرنے کے ضمن میں بہت سے مسائل آتے ہیں، اور اصل میں میں اس کی تیاری سے نہیں آیا تھا، البتہ مناسب ہے کہ دعوت ہی کے تعلق سے کچھ باتیں کرلی جائیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دعوت کی شرائط میں سے اخلاص ہے، اور یہ آپ پر مخفی نہیں:

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ﴾(البینۃ:5)

(اور انہیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت کریں، اس حال میں کہ اس کے دین میں اخلاص اپنانے والے، اور بالکل یکسو ہونے والے ہوں)

ہر وہ عمل جس میں اخلاص نہ ہو اس میں کوئی برکت نہیں، بلکہ وہ اپنے کرنے والے کے لیے وبال ہو گا۔

---

[1] جیسا کہ فرمایا: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾(فصلت:33)(اور اس سے بڑھ کر اچھی بات اور کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے اور نیک عمل کرے، اور کہے کہ بے شک میں مسلمانوں (فرمانبرداروں) میں سے ہوں)(توحید خالص ڈاٹ کام)

پس اگر اللہ تعالی نے آپ کو اخلاص کی توفیق دے دی تو یہ خود ایک بہت بڑی نعمت ہے جو آپ سے اللہ تعالی کی شکر گزاری کا مطالبہ کرتی ہے، اور یہ آپ سے مطالبہ کرتی ہے یا آپ پر واجب قرار دیتی ہے کہ اسی اخلاص پر مداومت اختیار کیے رکھیں، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق:18)

(وہ کوئی بھی بات نہیں بولتا مگر اس کے پاس ایک نگران تیار رہتا ہے)

انسان اپنی نیت کے بارے میں مسئول اور جوابدہ ہے، اسی طرح سے اپنے کلام اور افعال کے بارے میں بھی۔

اور دعوت کی اہم شرائط میں سے علم بھی ہے، کیونکہ جہل اللہ کے دین میں فساد کا سبب بنتا ہے۔ اور جہالت کے ساتھ دعوت کرنا ایک بہت وسیع و عریض فساد ہے۔ ممکن ہی نہیں کہ دعوت جہالت ولاعلمی کے ساتھ دی جائے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اہل علم تھے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الزمر:9)

(کہہ دو کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے)

اللہ تعالی نے اس کا جواب نہیں دیا، یعنی یہ نہیں فرمایا کہ واقعی یہ دونوں برابر نہیں ہیں، کیوں؟ کیونکہ اس کا جواب بدیہی ہے (ایسی اٹل حقیقت ہے) کہ جس کے جواب کی ضرورت ہی نہیں۔ اسی لیے علماء کرام فرماتے ہیں جب کبھی قرآن مجید میں کوئی سوالیہ بات آئے جس کا جواب نہ دیا گیا ہو تو جان لینا چاہیے کہ اس کا جواب بدیہی و معلوم حقیقت ہوتا ہے۔ تو فرمایا:

(کہہ دو کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے)۔

دوسری بات: اللہ تعالی کا ایک کتے تک پر یہ فضل و کرم ہے کہ جو معلم کتا (سکھایا ہوا کتا) ہوتا ہے اس کے کیے گئے شکار کو کھانا جائز ہے اور غیر معلم کتے کے نہیں۔ یہ علم کی فضیلت ہے کہ دیکھیں یہاں تک کہ ایسے کتے تک کا ایک مقام بن گیا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ﴾ (المائدۃ:5)

(تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے؟ کہہ دو تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور شکاری جانوروں میں سے جن کی تم نے تربیت کی ہے، جنہیں تم شکاری بنانے کے لیے اس میں سے سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے، تو اس میں سے کھاؤ جو وہ تمہاری خاطر روک رکھیں اور اس پر اللہ کا نام ذکر کرو)

تو دیکھیں یہ ایک کتا ہی ہے لیکن جب علم کے ذریعے اسے شرف حاصل ہو گیا تو اس کا حال اس کتے سے مختلف ہو گیا جس کے پاس علم نہیں۔ لہذا انسان علم کے ذریعے بڑا اشرف حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالی نے اہل علم کو سب سے بڑی شہادت و گواہی پر گواہ بنایا جو کہ لا الہ الا اللہ کلمہ توحید کی گواہی ہے، فرمایا:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ﴾ (آل عمران:18)

(گواہی دی اللہ نے خود اس بات کی کہ یقیناً نہیں ہے کوئی معبود حقیقی مگر صرف وہ، اور اس کے فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی (یہی گواہی دی))

دیکھو میرے بھائی کتنی عظیم قدر و منزلت ہے کہ اللہ گواہی دیتا ہے، فرشتے گواہی دیتے ہیں اور اہل علم بھی گواہی دیتے ہیں، کس چیز کی؟ کہ اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔

اور اہل علم اس (اللہ) کی خشیت رکھنے والے ہوتے ہیں، فرمایا:

﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (العنکبوت:28)

(اللہ تعالی سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں)

پس ان کی قدر و منزلت بہت عظیم ہے۔

بھائیوں ایک انسان خواہ اپنے اندر کتنی ہی ذہانت، ہوشیاری، حسن تعبیر (اچھی طرح سے کلام کرنا) پائے لیکن اگر اس کے پاس علم نہیں تو وہ دین میں بگاڑ پیدا کرنے کا سبب بنے گا۔ لازم ہے کہ علم ہو۔ اور علم کے لیے صبر کی ضرورت ہے، علم محض ایک دن یا دو دن، یا ایک سال یا دو سال میں حاصل نہیں ہو سکتا، یہ تو جنت[2] اور عبادت کی طرف جانے والا ایک پورا راستہ ہے۔ اللہ

---

[2] جیسا کہ حدیث میں ہے: "مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ" [صحیح ترمذی 2646، صحیح ابن ماجہ 183] (جو علم حاصل کرنے کی کسی راہ پر چلا، تو اللہ تعالی اس کے لئے اس کے ذریعہ جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے)۔ (توحید خالص ڈاٹ کام)

تعالی فرماتا ہے:

﴿وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ﴾(الحجر:99)

(اور اپنے رب کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہیں الیقین آجائے)

اور الیقین سے مراد موت ہے۔ لہذا علم حاصل کرتے رہو یہاں تک کہ موت آجائے۔

اسی لیے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مشہور کلام میں فرمایا:

"قلم کا ساتھ رہے قبر تک"۔

انہوں نے علم کو نہیں چھوڑا، علماء کرام نے علم کو ہرگز بھی نہیں چھوڑا یہاں تک کہ موت کی آغوش میں چلے گئے۔ ہم اب تک اپنے ہم عصر ایسے مشایخ کو جانتے ہیں جن کی عمریں اسّی برس سے بھی تجاوز کرچکی ہیں لیکن اب تک وہ پڑھتے ہیں، تحقیق کرتے ہیں اور طلب علم کرتے ہیں۔ جو کوئی علم حاصل کرنے سے رک جائے اور بے نیازی کا مظاہرہ کرے تو اسے کوئی فائدہ نہیں ہونے والا۔ بلکہ تسلسل قائم رکھیں، پڑھیں، تحقیق کریں۔۔۔اہل علم کے ذریعے اپنے علمی فوائد میں اضافہ کریں بس خود ہی اجتہاد کرنے نہ بیٹھ جائیں۔ کیونکہ بھائیوں یہ جو علم ہے اگر اس میں بس خود ہی محنت واجتہاد کرتے رہو گے اپنے آپ کو خود ہی پڑھاتے رہنا چاہو گے تو آپ پر یہ سفر کئی برس طویل ہو جائے گا لیکن دوسری طرف ایک عالم آکر آپ کے علم کی خاطر برسوں کی محنت والے سفر کو نہایت مختصر کردے گا۔ آپ کو یوں دے دے گا جیسے تیار شدہ کھانا ہوتا ہے ماشاء اللہ پکا پکایا اور بالکل تیار اور ترتیب ونفاست کے ساتھ وہ آپ کو منتقل کردے گا۔ اس عالم نے برسابرس علم میں محنت کی پھر آپ کو اسے جیسا کہ کہاوت ہے کہ سونے کی تشتری میں رکھ کردے دیا۔

اور بعض سلف فرمایا کرتے تھے کہ:

"جس کا شیخ اس کی کتاب ہو تو اس کی غلطیاں اس کے صواب (صحیح بات) سے زیادہ ہوتی ہیں"۔

آپ سمجھتے ہیں کہ علم محض کتب سے آجاتا ہے!

يَظُنُّ الغمرُ أَنَّ الكُتبَ تهدي أخا فهم لإِدراكِ العُلومِ

یہ بات صحیح نہیں ہے۔ کتابیں اکیلے آپ کی رہنمائی نہیں کرتیں بلکہ کتابوں کے لیے ضروری ہے کہ ایک معلم ہو جو اس کی

عبارات کو کھول کھول کر، اس کے رموز کی گھتیاں سلجھا کر اس کی آپ کے لیے شرح ووضاحت کرے۔ لہذا یہ ضروری ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

”بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً“[3]

(میری طرف سے تبلیغ کردو (پہنچادو) اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو)۔

چناچہ آیت کی تعلیم حاصل کریں اور اسے آگے پہنچادیں، اور جب آپ ایک آیت آگے پہنچارہے ہوتے ہیں تو اسے پہلے جان چکے ہوتے ہیں یعنی یہ ممکن نہیں کہ آپ کسی چیز کو بنا علم کے آگے پہنچادیں۔

علم دعوت الی اللہ میں ایک بنیادی چیز ہے، اسی لیے نبی ﷺ نے کسی صحابی کو دعوت کے لیے نہیں بھیجا مگر صرف انہیں جو علماء تھے، پس آپ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہیں ہدایات دیں کہ:

”إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ۔۔۔“

(یقیناً تم اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس جارہے ہو)۔

ایسا کیوں کہا کہ ”اہل کتاب قوم“ کیونکہ ان کے یہاں علم ہوگا جدال وبحث مباحثہ ہوگا تو اپنے آپ کو تیار کرو:

”فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللهَ تَعَالَى فإن استجابوا لك...“[4]

(چناچہ وہ سب سے پہلی بات جس کی طرف تم انہیں دعوت دو وہ اللہ تعالی کی توحید ہو، اگر وہ تمہاری بات مان لیں۔۔۔ آخر تک جو حدیث ہے)۔

اب پاکستان کا جو ماحول ہے وہ علم کا تقاضہ کرتا ہے، کیوں؟ کیونکہ:

1- دعوت الی اللہ بنا علم کے نہیں ہوسکتی۔

---

[3] صحیح البخاری (3/1275ح 3274)۔

[4] أخرجه البخاري 1389، ومسلم 19، والترمذي 625، والنسائي 2435، وأبوداود 1584، وإبن ماجه 1783، وأحمد 233/1، والدارمي 1614.

2- جو لوگ آپ کے یہاں منظر عام پر ہیں یعنی علم کے منظر عام اور حلقۂ علم میں، جو علم کے نام بات کرتے ہیں، قریب ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اخوانی یا تکفیری فکر سے بچا نہ ہو (یعنی سب میں کچھ نہ کچھ اثرات ہوتے ہیں)۔ اس کا مطلب ہوا کہ یہ حجت قائم کرنے کا محتاج ہے۔ اور دلیل کے ساتھ جدال کرنا۔ صرف کلام کرنا اور عبارت لکھنا کسی فائدہ کا نہیں۔

دوسری بات یہ کہ جو جماعتیں آپ کے یہاں پھیلی ہوئی ہیں وہ صحیح عقیدے کے مخالف ہیں۔ آپ خود دیکھ سکتے ہیں اپنوں میں کہ جو خود کو اہلحدیث کہلاتے ہیں ان میں سے بہت سے درحقیقت اخوانی طریقے پر چل رہے ہوتے ہیں اور سیاسی طور پر ولولہ انگیزی پیدا کرنے والوں میں سے ہوتے ہیں۔ حکومت مخالف مظاہرے کرنا، ان سے تصادم کرنا، انتخابات میں حصہ لینا، اور آپ کے موجودہ حکمرانوں کے شرعی مسلمان حاکم ہونے کا اعتراف نہیں کرتے، اور اس کے لیے سمع وطاعت و بیعت کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ ان میں سے بہت عوام کے سامنے حکام پر نکیر کرتے بلکہ اس کے خلاف نشر و اشاعت کر کے عوام کو اکساتے ہیں، اور یہ باتیں آپ پر مخفی نہیں۔

بھائیوں اس باب میں تساہل اختیار کرنا آپ کی گردن میں ایک بھاری اور اہم ذمہ داری ڈالنے کا سبب بنتا ہے۔ آپ کے پاس یہ جو نعمت ہے یعنی علم کی روشنی میں دعوت الی اللہ کرنا تو ضروری ہے کہ آپ کے پاس قوت بیان ہو نا کہ جسمانی قوت، بیان کی قوت: دلائل ہوں۔

کیونکہ وہ عنقریب آپ کا مقابلہ کریں گے دلائل کی تاویلات، تحریف، تغییر و تبدیلی کے ساتھ۔ لازم ہے کہ آپ کے پاس قوی و مضبوط جوابات ہوں۔

اور لازم ہے کہ آپ صبر کریں اور یہ تیسرا معاملہ ہے۔ دعوت الی اللہ پر صبر کرنا۔ صبر کی حد درجے اہمیت ہے۔ جو صبر نہیں کر پاتا تو ممکن نہیں وہ دعوت کر سکے۔ کیونکہ جو دعوت کرتا ہے ضرور وہ آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، ضروری ہے کہ بسا اوقات اسے ساتھی و مددگار میسر نہ ہوں، اور لازم ہے کہ اس کی راہ میں رکاوٹیں آئیں گی۔ میرے بھائی، نبی ﷺ ہمارے اسوۃ و نمونہ ہیں۔ انہیں جادوگر، کاہن، جھوٹا، پاگل تک کہتے تو صبر کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ آپ کو جس قدر بھی مصائب آئیں وہ اتنے نہیں ہو سکتے جتنے انبیاء و رسل علیہم السلام کو جھیلنے پڑے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ﴾ (آل عمران: 21)[5]

(اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے رہے ہیں)

قتل تک کر دیتے تھے، انبیاء کرام علیہم السلام تو قتل تک ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں آپ کے آگے کے دندان مبارک شہید ہوئے اور چہرہ مبارک لہولہان، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر پر سجدے کی حالت میں اونٹ کی اوجڑی پھینک دی گئی۔

تو آپ لوگوں کو چاہیے کہ اپنے یہاں دعوت کے ماحول کو دیکھیں اور اس کی تیاری کریں شرعی علم سے لیس ہو کر، یہی سب سے بڑی قوت ہے۔ اور اسی سے یہ تمام موجودہ جماعتیں ڈرتی ہیں خوارج ہوں، تکفیری ہوں، اخوانی ہوں یا القاعدہ یا ان کے علاوہ جتنی بھی ہیں۔ علم سے ڈرتے ہیں۔ اور اللہ کی قسم! بھائیوں یہ لوگ نہیں ڈرتے مگر صرف علم سے۔ کیونکہ وہ تو دیگر چیزوں میں ماہر ہیں جیسے سیاست میں، جھوٹ میں، مغالطہ دینے اور مخالفت کرنے میں۔ لیکن علم میں مہارت نہیں۔

عموماً جو ممالک ہیں یعنی پاکستان وہندوستان اس میں سے بہت سے علماء کرام نکلے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ جو ان کے ورثاء ہیں انہیں اخوان المسلمین نے اچک لیا۔ کہاں ہیں اب شیخ بدیع الدین شاہ راشدی السندی رحمۃ اللہ علیہ ان کی کتاب دیکھیں الطوام المرعشة في تحريفات أهل الزيغ المدهشة، ان کی قوت بیان دیکھیں۔ اسی طرح شیخ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ دیگر علماء۔ اگرچہ افسوس ہے کہ ان میں سے بعض کے ساتھ کچھ مسائل پیدا ہوئے جو اہل حق ہونے کا دعویٰ کرتے تھے جیسا کہ جمعیت احیاء التراث اور ان کے علاوہ جماعتوں کے ساتھ ہوا کہ شروع شروع میں تو وہ یہی سنت، سلفیت اور حق کو ظاہر کرتے تھے تو ان کے دھوکے میں بعض لوگ آجاتے۔

شاہد اس میں سے یہ ہے کہ میرے بھائیوں ۔۔۔ آپ لوگ ایسے ہی لاوارث نہیں ہو بلکہ آپ کے یہاں تو جلیل القدر اور بڑے بڑے علماء گزرے ہیں اس طور پر کہ علم کی راہ سے کٹے ہوئے نہیں ہیں، کہ انسان کہنے لگے کہ میں بس دنیا میں تنہا رہ گیا ہوں، نہیں۔ آپ اس دنیا میں اکیلے نہیں آپ جیسوں سے دنیا بھری ہے، سمجھے آپ۔ ہر ملک میں سلفی دعوت پھیل گئی ہے، برطانیہ دیکھ لیں غیر عربی ملک ہی نہیں بلکہ غیر اسلامی ملک ہے لیکن دعوت بہت قوی ہے وہاں۔ وہاں کے بھائی ہمارے ساتھ برسوں سے ہیں۔ امریکہ دیکھ لیں، جرمنی، سویڈن، لندن، عربی اور مسلم ممالک تو بعد کی بات رہے۔

---

[5] اسی آیت میں آگے فرمایا: ﴿وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ﴾ (اور لوگوں میں سے جو انصاف کرنے کا حکم دیتے ہیں انہیں بھی قتل کرتے ہیں) (توحید خالص ڈاٹ کام)

انسان کو چاہیے ایک دوسرے کی تائید کرے اور معاونت کریں۔ آپ کے پاس دعوت کی جگہیں میسر ہوں جیسے مساجد اس سے ابتداء ہوتی ہے، مسجد کے بغیر دعوت کو تقویت نہیں مل سکتی، گھروں پر یا کسی اور جگہ دعوت اس قدر مفید نہیں، کیونکہ لوگ مسجد کی طرف لپکتے ہیں۔ اگر آپ مسجد میں دعوت دیں گے تو ایک پوری امت آپ کی طرف آتی نظر آئے گی۔

نبی ﷺ جب مدینہ پہنچے تو کہیں اور جانے کے بجائے سب سے پہلے مسجد تعمیر فرمائی۔ لہذا اس نہج پر چلیں یہ آپ کے گلوں میں ایک امانت ہے۔

دعوت تکلیف ہے تشریف سے پہلے (یعنی بڑا شرف ہونے سے پہلے یہ ایک بھاری ذمہ داری بھی ہے)۔ اس میں امانت کا بار اٹھانا اور جوابدہی کا احساس رکھنا پڑتا ہے۔ یہ اللہ تعالی کا آپ پر احسان ہے کہ اس باب میں آپ کو استعمال کیا، جو آپ سے اس نعمت پر شکر کا اور اس میں محنت کا تقاضہ کرتا ہے۔

یہ تصور نہ کریں کہ دعوت کا میدان کوئی پھولوں کی سیج ہے۔ دعوت کا راستہ تو کانٹوں اور پتھروں سے بھرا ہوا ہے۔ اس لیے یہ آپ سے حلم وبردباری، تحمل مزاجی وصبر کا تقاضہ کرتا ہے۔

اسی طرح سے ان امور میں سے جن کا خاص اہتمام کرنا چاہیے بھائیوں اپنے آپ کو اہل علم سے مربوط رکھو۔ اور کوشش کرتے رہو کہ آپ کا ان سے رابطہ رہے۔ وہ اہل علم جو معروف ہیں جو اس دین کو:

”يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ، وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ“[6]

(غلو کرنے والوں کی تحریف، اور اہل باطل لوگوں کی جھوٹی باتوں اور جاہلوں کی تاویل سے پاک کرتے ہیں)۔

جو الجماعۃ اور سمع وطاعت کی طرف بلاتے ہیں، جو تکفیریوں اخوانیوں وغیرہ سے دور ہیں۔ اس باب میں بھی محنت کریں۔ جب علم لے کر لوٹیں اپنے وطن کو تو اللہ تعالی آپ کے ذریعے آپ کے وطن کو نفع پہنچائے۔ اور آپ کے ذریعے اللہ دعوت کو کھڑا کرے۔ اپنے آپ کو حقیر نہ سمجھو، یہ نہ کہو میری آخر کیا حیثیت ہے! میرے بھائی ہو سکتا ہے چالیس سال کے بعد اللہ آپ کی بڑی شان کر چکا ہو، آپ تو ان شاء اللہ لوجہ اللہ یہ کام کرتے ہیں۔ آپ کی بات سنی جائے گی مراکز ہوں گے جو سب کے سب سنت اور صحیح طریقے پر ہوں گے۔ اور جماعۃ المسلمین اور ولی امر کی سمع وطاعت کی حرص رکھنے والے ہوں گے، اور اپنے وطن کو

---

[6] تخريج المشكوة المصابيح للالبانی وقال: مرسل، لكن روي موصولا من طريق جماعة من الصحابة، وصحح بعض طرقه الحافظ العلائي۔

نفع دیں گے۔

کبھی بھی مخالفین کی کثرت سے دھوکہ نہ کھانا۔ جیسا کہ سلف نے فرمایا کہ:

”سالکین (جو صحیح راہ پر چلتے ہیں) کی قلت تمہارے لیے نقصان دہ نہیں، اور ہالکین (گمراہ ہلاکت میں پڑنے والوں) کی کثرت سے دھوکہ نہ کھانا“۔

قیامت کے دن تو ایسے نبی آئیں گے کہ کسی کے ساتھ رھط ہو گا یعنی تین سے نو تک افراد بس، غور کریں اس پر، اور ایسے آئیں گے کہ جن کے ساتھ اکا دکا بندے ہوں گے۔ اور ایسے بھی نبی آئیں گے جن کے ساتھ کوئی ہو گا ہی نہیں[7]۔ اللہ نے انہیں بھیجا، مبعوث کیا، لیکن کسی نے ان کی اتباع ہی نہیں کی۔ تو وہ بروز قیامت اکیلے آئیں گے۔ لہذا جو سالکین آپ کے ساتھ ہیں ان کے قلت آپ کو نقصان نہیں دے گی اور نہ ہی ہالکین کی کثرت سے فریب کھانا۔

علم کے باب میں خوب محنت کریں اور دعوت کے باب میں بھی، ساتھ ہی صبر کرتے رہیں، اور اللہ سے مدد طلب کریں۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے آپ کو علمی اعتبار سے بہت مضبوط و قوی کرے بتدریج تحصیل علم کرتے جائیں، ایسا نہیں کہ کچھ کیا اور منقطع کر دیا دیگر عوامل کے سبب۔ بعض اہل علم نے تو طلب علم پچاس برس کی عمر میں کیا، یعنی اہل علم کی ایک اچھی خاصی جماعت نے۔۔۔ بلکہ خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے طلب علم جب کیا تو سب بڑی عمر کے تھے۔ لہذا بتدریج علم حاصل کیجئے یہاں تک کہ قوی بنتے جائیں، خصوصاً عقیدے کے باب میں، اعتقاد کے باب میں، حدیث کے باب میں، فقہ کے باب میں اور اصول وغیرہ کے باب میں۔ ان (مخالفین) کو کوئی موقع نہ دیں کہ وہ کہہ پائیں کہ تم تو جاہل ہو۔

اور ان کے اسلام کی نصرت کرنے کے نعروں سے دھوکہ نہ کھائیں، بلکہ حقائق کی طرف دیکھیں۔ یہ نعرے کسی کام کے نہیں حقائق پر نظر رکھو۔ کیا وہ سلف کے طریقے پر ہیں یا سلف کے طریقے پر نہیں ہیں۔ اس بات کی غایت درجے اہمیت ہے۔ بارک

---

[7] ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ“[أخرجه البخاري 67- كتاب الطب، 17- باب من اكتوى أو كوى غيره، حديث (5705)، ومسلم 1- كتاب الإيمان، 94- باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنَّة بغير حساب ولا عذاب، حديث (374)، وأحمد في المسند (271/1)]

(مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، میں نے ایک نبی کو گزرتے دیکھا جن کے ساتھ ایک چھوٹا سا گروہ ہے، ایک نبی کو دیکھا ان کے ساتھ ایک دو آدمی ہیں، ایک اور نبی کو دیکھا جن کے ساتھ کوئی نہیں تھا)۔ (توحید خالص ڈاٹ کام)

اللہ فیکم۔

ہم اسی پر کفایت کرتے ہیں، ان شاء اللہ۔ جزاکم اللہ خیر اً۔ امید ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے خیر کلام وہ ہے جو کم ہو اور مقصود پر بھرپور دلالت رکھتا ہو یہ، اسی میں سے ہو۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔